سوال

(379) کیا وقف علی الاولاد جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وقف علی الاولاد مذہب اہل حدیث میں جائز ہے یا نہیں؟ زمانہ مبارک صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں وقف وقف علی الاولاد وقوع میں آیا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ جائز ہے اس واسطے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اراضی بنی النضیر کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بالخصوص عطا فرمایا تھا اپنے اہل پر وقف فرمایا تھا جس میں آپ کی اولاد طاہرہ بھی داخل ہیں اور آپ ان کو اراضی مذکورہ کے غلہ (محاصل وپیداوار) میں سے ہمیشہ دیا کیے۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جانشین حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی عہد میں یہی کرتے رہے پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد میں بھی ایسا ہی کرتے رہے اور باوجود دعوی وارثین کے مدعیان وراثت کو ان دونوں صاحبوں نے وراثت کی ڈگری نہیں دی اور عذر یہی پیش کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اراضی مذکورہ کو مع دیگر اراضی فدک وخیبر کے وقف فرمایا ہے چنانچہ فرمایا:

"لا نورث ماترکنا صدقة"[1]

(ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے)

پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر ان دونوں صاحبوں کو اراضی مذکورہ موقوفہ کا متولی مقرر کر دیا پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا متولی رہے پھر حضرت زید بن حسن پھر حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکے بعد دیگر اراضی مذکورہ کے متولی رہے یہاں تک کہ بنی العباس نے اپنے عہد میں خود اس کی تولیت لی صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

"حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا إبراهیم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبیر أن عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنها أخبرته أن فاطمة علیها السلام ابنة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سألت أبا بکر الصدیق بعد وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أن یقسم لها میراثها ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مما أفاء اللہ علیه فقال لها أبو بکر إن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فغضبت فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فهجرت أبا بکر فلم تزل مهاجرته حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ستة أشهر قالت وکانت فاطمة تسأل أبا بکر نصیبها مما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من خیبر وفدک وصدقته بالمدینة فأبی أبو بکر علیها ذلک وقال لست تارکا شیئا کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعمل به إلا عملت به فإني أخشی إن ترکت شیئا من أمره أن أزیغ فأما صدقته بالمدینة فدفعها عمر إلی علي وعباس وأما خیبر وفدک فأمسکها عمر وقال هما صدقة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کانتا لحقوقه

التی تعروہ ونوائبہ وأمرہما إلی من ولی الأمر قال فہما علی ذلک إلی الیوم قال أبو عبد اللہ اعتراک افتعلت من عروتہ فأصبتہ ومنہ یعروہ واعترانی "[2]

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مطالبہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ترکے سے ان کو ان میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فے کی صورت میں دیا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔" (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) کہا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر فدک اور مدینے کے صدقے کی وراثت کا مطالبہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان اس سے انکار کیا تھا انھوں نے کہا میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کرتے رہے ہوں میں ایسے ہر عمل کو ضرور کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی عمل چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینے کا صدقہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا)

قال عباس : یاأمیر المؤمنین !اقض بینی وبین ہذا الکاذب الآثم الغادر الخائن فقال القوم : أجل یاأمیر المؤمنین !فاقض بینہم وارحم) : فقال مالک بن أوس : یخیل إلی أنہم قد کانوا قدموہم لذلک (فقال عمر : اتئدا أنشدکم باللہ الذي بإذنہ تقوم السماء والأرض !أتعلمون أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال) لا نورث ما ترکنا صدقۃ (قالوا : نعم ثم أقبل علی العباس وعلی فقال : أنشدکما باللہ الذي بإذنہ تقوم السماء والأرض !أتعلمان أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکناہ صدقۃ (قالا : نعم). فقال عمر : إن اللہ عزوجل کان خص رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاصۃ لم یخصص بہا أحدا غیرہ قال : وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [59/الحشر/7] (ما أدري ہل قرأ الآیۃ التی قبلہا أم لا) قال : فقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینکم أموال بنی النضیر فواللہ !ما استأثر علیکم ولا أخذہا دونکم حتی بقی ہذا المال فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأخذ منہ نفقۃ سنۃ ثم یجعل ما بقی أسوۃ المال ثم قال : أنشدکم باللہ الذي بإذنہ تقوم السماء والأرض !أتعلمون ذلک ؟ قالوا : نعم ثم نشد عباسا وعلیا بمثل ما نشد بہ القوم : أتعلمان ذلک ؟ قالا : نعم قال : فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أبو بکر : أنا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئتما، تطلب میراثک من ابن أخیک، ویطلب ہذا میراث امرأتہ من أبیہا فقال أبو بکر قال : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ما نورث ما ترکنا صدقۃ (فرأیتماہ کاذبا آثما غادرا خائنا، واللہ یعلم إنہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی أبو بکر وأنا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولی أبا بکر فرأیتمانی کاذبا آثما غادرا خائنا واللہ یعلم إنی بار راشد تابع للحق فولیتہا ثم جئتنی أنت وہذا وأنتما جمیع وأمرکما واحد فقلتما : ادفعہا إلینا فقلت : إن شئتم دفعتہا إلیکما علی أن علیکما عہد اللہ أن تعملا فیہا بالذي کان یعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأخذتماہا بذلک قال : أکذلک ؟ قالا : نعم قال : ثم جئتمانی لأقضی بینکما ولا ، واللہ !لا أقضی بینکما بغیر ذلک حتی تقوم الساعۃ فإن عجزتما عنہا فرداہا إلی» (رواہ مسلم 1757)[3]

(عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے امیر المومنین !میرے اور ان (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) درمیان فیصلہ کر دیجیے ان دونوں کا جھگڑا اس جائیداد کے بارے میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو نضیر کے اموال میں سے (خمس کے طور پر) عنایت فرمائی تھی۔ اس پر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھ جو دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین تھے کہنے لگے۔ اے میرے المومنین !ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے آرام دیجیے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا : میں آپ لوگوں سے اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خود اپنی ذات گرامی بھی تھی ؟ ان لوگوں نے کہا (جی ہاں !) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا اب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم دونوں کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے یا نہیں ؟ ان دونوں نے بھی کہا (جی ہاں !) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک ایسا فرمایا ہے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اب میں آپ لوگوں کو اس معاملے کی تفصیل سے آگاہ کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس غنیمت (فے) کا ایک مخصوص حصہ مقرر کر دیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی دوسرے کو نہیں دیا تھا پھر انھوں نے اس آیت کی تلاوت کی۔

وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٦ ... سورۃ الحشر

(اور جو (مال) اللہ نے ان سے اپنے رسول پر لوٹایا تو تم نے اس پر نہ کوئی گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ اور لیکن اللہ اپنے رسولوں کو مسلط کر دیتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے)

تو یہ حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص رہا۔ اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر یہ (جائیداد) اپنے لیے جمع کر کے نہ رکھی اور نہ اسے خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم ہی لوگوں کو دے دی اور تمھارے ہی کاموں میں خرچ کی۔ یہ جو جائداد بچ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنی بیویوں کا سال بھر کا خرچ لیا کرتے پھر اس کے بعد جو باقی بچتا وہ اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (یعنی سامان حرب و ضرب میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ جانتے ہو؟ انھوں نے کہا جی ہاں۔ پھر انھوں نے علی و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے کہا: میں تم دونوں کو بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو بھی اس کا علم ہے؟

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں لہٰذا انھوں نے اس (جائیداد) کو لیا اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مصارف کیا کرتے تھے وہ کرتے رہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ (ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص نیکوکار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اپنے پاس بلا لیا۔ اب میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب مقرر ہوں۔ میری خلافت کو دو سال ہو گئے ہیں اور میں نے بھی اس (جائیداد) کو اپنی تحویل میں رکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جو مصارف کیا کرتے تھے ویسے ہی میں بھی کرتا رہا۔ اللہ جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرز عمل میں سچا مخلص اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں۔

پھر آپ دونوں میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے کے لیے آئے اور بالاتفاق گفتگو کرنے لگے کہ دونوں کا مقصد ایک تھا جناب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ تو اس لیے تشریف لائے کہ آپ کو اپنے بھتیجے کی میراث کا دعویٰ میرے سامنے پیش کرنا تھا پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: آپ (اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس لیے تشریف لائے کہ آپ کو اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا دعویٰ پیش کرنا تھا کہ انھیں والد کی میراث ملنی چاہیے میں نے تم دونوں سے عرض کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما گئے کہ "ہم (رسولوں) کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔" پھر مجھے مناسب لگا کہ میں ان (جائیدادوں) کو تمھارے قبضے میں دے دوں تو میں نے تم دونوں سے کہا دیکھو اگر تم چاہو تو میں یہ تمھارے سپرد کر دیتا ہوں لیکن اس عہد اور اس اقرار پر کہ تم اس کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے رہو گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت میں کرتے رہے اور جو کام میں اپنی حکومت کے شروع میں کرتا رہا۔ تم نے اس شرط کو قبول کر کے درخواست کی کہ یہ ہم کو دے دو۔ میں نے اس شرط پر دے دی۔ (اے حاضرین عثمان اور ان کے ساتھی وغیرہ!) کہو میں نے یہ اس شرط پر ان کے حوالے کی یا نہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں پھر انھوں نے علی و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں میں نے اس شرط پر یہ آپ کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) فرمایا پھر مجھ سے کس بات کا فیصلہ کرنے والا نہیں۔ ہاں! یہ اور بات ہے کہ اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر وہ میرے سپرد کر دو میں اس کا بھی کام دیکھ لوں گا)

فتح الباری (144/2 مطبوعہ انصاری) پر ہے

"وکانت ہذہ الصداقۃ بید علی منعہا عباسا فغلبہ علیہا، ثم کانت بید الحسن ثم بید الحسین ثم بید علی بن الحسین والحسن بن الحسن ثم بید زید بن الحسن وہی صدقۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حقا' وقال معمر: ثم کانت بید عبداللہ بن الحسن حتی ولی ہؤلاء یعنی بنی العباس فقبضوہا" انتہی

(یہ صدقہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقف شدہ جائیداد) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر تولیت تھا انھوں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روکا اور وہ تنہا اس متولی رہے پھر حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حسن بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر زید بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکے بعد دیگرے اس کے متولی رہے یہ جائیداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے برحق صدقہ تھا معمر کا بیان ہے کہ پھر یہ جائیداد عبداللہ بن حسن کی زیر تولیت رہی حتیٰ کہ بنو عباس نے اپنے عہد حکومت میں اس پر قبضہ کر لیا)

2۔ زمانہ مبارک صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں وقف علی الاولاد وقوع میں آیا۔ "نصاب الرایۃ فی تخزیج احادیث الھدایۃ" (168/2) میں ہے۔

"وفی الخلافیات للبیھقی قال ابو بکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدي تصدق ابو بکر بدارہ بمکۃ علی ولدہ فھی الی الیوم وتصدق عمر بربعہ عند المروۃ وبالثنیۃ علی ولدہ فھی الی الیوم وتصدق علی بارضہ ودارہ بمصر وباموالہ بالمدینۃ علی ولدہ فذلک الی الیوم وتصدق سعد بن ابي وقاص بدارہ بالمدینۃ وبدارہ بمصر علی ولدہ فذلک الی الیوم وعثمان برومۃ فھی الی الیوم وعمرو بن العاص بالوھط من الطائف ودارہ بمکۃ والمدینۃ علی ولدہ فذلک الی الیوم قال: ولا لا یحضرنی کثیر انتھی"

(امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی خلافیات میں ہے کہ ابو بکر عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے کہا ہے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکے میں اپنا گھر اپنی اولاد پر صدقہ (وقف) کیا لہٰذا وہ آج تک (وقف) چلا آتا ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مردہ کے پاس اور ثنیہ میں واقع اپنا گھر اپنی اولاد پر صدقہ کیا پس وہ آج تک چلا آتا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر میں اپنی زمین اور اور گھر اور مدینے میں اپنے اموال اپنی اولاد پر صدقہ کر دیے جو آج چلے آتے ہیں۔ سعد بن ابی وقاص نے مدینہ اور مصر میں واقع اپنے گھر اپنی اولاد پر صدقہ کر دیے جو آج چلے آتے ہیں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رومہ (نامی کنواں وقف کیا) جو آج چلا آتا ہے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طائف میں اپنی زمین اور مکہ و مدینہ میں اپنے گھر اپنی اولاد پر صدقہ کر دیے جو آج یوں ہی چلے آتے ہیں

فتح الباری (41/11) میں ہے۔

"روي الدرامی فی مسندہ من طریق ہشام بن عروۃ عن ابیہ ان الزبیر جعل دورہ صدقۃ علی بنیہ لا تباع ولا توہب ولا تورث" [4] (انتھی)

(امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں ہشام بن عروہ کے واسطے سے روایت کیا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بلا شبہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر اپنی اولاد پر صدقہ (وقف) کر دیے اس شرط پر کہ ان کو بیچا جائے گا ہبہ کیا جائے گا اور نہ بطور وراثت تقسیم کیا جائے گا)

---

[1]۔ صحیح البخاري رقم الحدیث (2927) صحیح مسلم رقم الحدیث (1759)

[2]۔ صحیح البخاري رقم الحدیث (2926) صحیح مسلم رقم الحدیث (1759)

[3] صحیح البخاري رقم الحدیث (2927)

[4]۔ سنن الدارمی (518/2)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الوقف، صفحہ: 594

محدث فتویٰ